

## 6 شعبہ بیمہ کی کارکردگی اور استحکام کا جائزہ

### 6.1 تعارف

شعبہ بیمہ سے ایک ایسا وسیلہ فراہم ہو جاتا ہے جس کے ذریعے مالی خطرات یکجا اور منتشر کیے جاتے ہیں۔ چونکہ دنیا بھر میں بینکاری اور بیمے کے شعبوں کے مابین روابط بڑھ رہے ہیں اس لیے بینکاری سے منسلک خطرات کے بیمے کی صنعت کے لیے بھی مضمرات ہیں (جدول 6.1)۔ 2007-10ء کے عالمی مالی بحران میں عالمی سطح کی صف اول کی بیمہ کمپنیوں کو سخت مالی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا جس کا سبب ضمانت شدہ وثیقہ جات کو فراہم کردہ بیمہ کو رج کے ذریعے منتقل ہونے والا متعدد اثر تھا۔ عالمی بحران کے دوران شعبہ بیمہ کو لاحق خطرات کئی عوامل کی بنا پر سامنے آئے جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں: (1) بیمہ کمپنیوں کے اثاثوں کی قدر پیمائی میں مارک ٹومارکیٹ کمی، (2) مالی منڈیوں میں تغیر پذیری بڑھنا، (3) دیوالیہ مالی اداروں کا اکتشاف، اور (4) سیالیت کا خاتمہ اور مجموعی معاشی سست رفتاری۔ 2008ء میں دنیا کی سب سے بڑی بیمہ کمپنی امریکن انٹرنیشنل گروپ (اے آئی جی) کے تقریباً خاتمے اور بعد میں ٹیل آؤٹ سے اس تصور کو تقویت ملی کہ بعض اداروں کا سزائنا بڑا ہوتا ہے کہ وہ ناکامی سے دوچار نہیں ہو سکتے۔<sup>1</sup> تاہم حکومتی ٹیل آؤٹ کی مدد سے عالمی شعبہ بیمہ 2010ء میں اپنے پرہیزگار اور نفع آوری میں مثبت نمو حاصل کرنے کی جدوجہد کر رہا ہے۔

جدول 6.1: بینکوں، بیمہ کمپنیوں اور سرمایہ منڈیوں کے درمیان خطرے کی منتقلی				
خطرے کی قسم		خطرے کا خطرہ		
خطرے کی منتقلی کی سمت	بینکوں سے بیمہ کمپنیاں	خطرہ قرض	منڈی کا خطرہ	بیمے کا خطرہ
خطرے کی منتقلی کی سمت	بینکوں سے بیمہ کمپنیاں	بینک ایکویٹیز اور بانڈز۔ ٹریڈ کریڈٹ بیمہ۔ اے بی ایس، سی ڈی اوز، جزدانی سی ڈیز، مالی ضمانتیں، کریڈٹ بیمے کی دیگر شکلیں اور شیوری بانڈز	بینک ایکویٹیز اور بانڈز۔ بیمہ کمپنیوں کی جانب سے آپشنری ذمہ داری اور ایسیڈ ڈیوٹیڈ آؤٹسٹانڈنگ کال کے قابل بانڈز خریدنا	بینک کی املاک، قانونی واجبات وغیرہ پر بیمہ، قرضے دینے کے لیے قرض دہندگان کا بیمہ، آپریشنل اور سیاسی خطرے کی نئی پالیسیاں
	بیمہ کمپنیوں سے بینک اور سرمایہ منڈی کے دیگر سرمایہ کار	مراسلہ اعتباراً سیالیت کی سہولتیں	حیاتی بیمے اور پشن مصنوعات کے جزدان میں ایسیڈ ڈیوٹیڈ آؤٹسٹانڈنگ پشن بندی	آفات بانڈز

ماخذ: رول (2001ء)

جدول 6.2: 2009ء میں پرہیزگار کی حقیقی نمو			
مجموعی	غیر حیاتی	حیاتی	
-1.8	-0.6	-2.8	ترقی یافتہ معیشتیں
3.5	2.9	4.2	ابھرتی ہوئی معیشتیں
-3.9	-11.9	5.4	پاکستان ☆
-1.1	-0.1	-2.0	دنیا

☆ بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آؤٹ شدہ حسابات

ماخذ: ہسکارے (2010ء)

جدول 6.2 میں دنیا بھر میں گرائی کو پیش نظر رکھتے ہوئے پرہیزگاری کی شرح نمودار کی گئی ہے۔ ان اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ ابھرتی ہوئی معیشتوں میں شعبہ بیمہ نے حقیقی پرہیزگاری کی نمو کے حوالے سے ترقی یافتہ ملکوں کے بیمے کے شعبوں سے زیادہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے حالیہ برسوں میں مسلسل بلند شرح گرائی نے حقیقی پرہیزگاری کی شرح نمود کو بہت کم کر دیا ہے۔ نامیہ لحاظ سے 2009ء کے دوران پاکستان میں بیمے کے مجموعی پرہیزگاری

12.5 فیصد بڑھ گئے جبکہ حیاتی اور غیر حیاتی (یا عمومی) بیمے میں بالترتیب 20.3 فیصد اور 3 فیصد اضافہ ہوا۔ ابھرتی ہوئی معیشتوں میں پرہیزگاری کی بلند نمو بڑی حد تک ترقی یافتہ معیشتوں سے سرمائے کے بڑھتے ہوئے بہاؤ کا نتیجہ ہے۔ بعض صف اول کی ابھرتی ہوئی معیشتوں میں پیداواری استعداد کو بیرونی سرمایہ کاری سے فائدہ ہوا ہے جس کے نتیجے میں بیمے کا نفوذ بڑھ گیا ہے۔ یہ بات آسٹریا اور چین کے لیے خاص طور پر درست ہے جہاں حالیہ برسوں میں معاشی سرگرمیوں میں تیزی کی بنا پر بیمے کی کوریج کی ضرورت میں اضافہ ہوا ہے۔<sup>2</sup>

مالی شعبے کے ہفتہ شعبوں کی طرح پاکستان کا شعبہ بیمہ بھی عالمی معاشی بحران سے اس لیے براہ راست متاثر نہیں ہوا کہ وہ ہفتہ شعبوں کے ساتھ زیادہ مربوط نہیں ہے۔ شعبہ بیمہ نے حالیہ برسوں میں زوال پذیر معاشی ماحول اور امن و امان کی خراب صورتحال کے پیش نظر نسبتاً اچھی کارکردگی دکھائی ہے۔ 2009ء میں اس کے اثاثوں میں

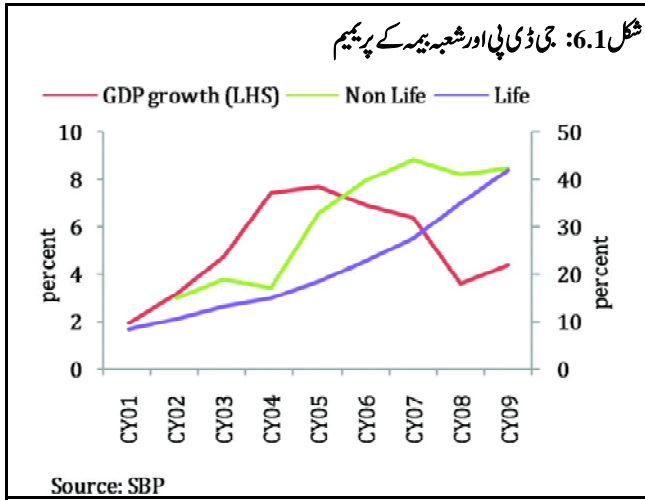
<sup>1</sup> ”آئنا بڑا سائز کا کامی نہ ہو“ کے مفروضے کے مطابق جو ادارے بعض شعبوں کے لیے بالخصوص اور مجموعی معاشی سرگرمیوں کے لیے بالعموم اہمیت کے حامل ہوتے ہیں ان کو خطرات کے مضمرات کے پیش نظر ناکام ہونے نہیں دیا جاتا اور حکومت مختلف ضوابطی، انجینی کو ایسی صورتحال میں ہمیشہ مداخلت کرتی چاہیے تاکہ مالی نظام اور قومی معیشت کو شدید دھچکے سے بچایا جاسکے۔

<sup>2</sup> براہ کرم ہاکس 10.1 ”بیمے کے شعبے میں ابھرتی ہوئی منڈیاں“، باب 10، مالی استحکام کا جائزہ 2006ء، ملاحظہ کیجیے۔

13.3 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا جبکہ مالی نظام میں اس کا حصہ 2009 میں 4.4 فیصد تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ معیشت کو بالعموم اور مالی شعبے کو بالخصوص نظمی خطرے سے دوچار ہونے کا امکان بہت کم ہے کیونکہ ایک تو اس کا حصہ بہت کم ہے دوسرے نفوذ کی سطح بھی زیادہ نہیں۔<sup>3</sup>

اس باب میں 2009ء کے دوران شعبہ بینے کی ترقی و کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے اور ملک کے اندر بینے کے فروغ کے لیے حکومت کا کردار اجاگر کیا گیا ہے۔ سیکشن 6.2 میں 2009ء کے آخر میں شعبہ بیمہ کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے اور سیکشن 6.3 میں پاکستان میں بیمہ صنعت کی نمو اور ترقی میں حکومت کے کردار پر بحث کی گئی ہے۔ سیکشن 6.4 میں بیمہ زندگی کی کارکردگی کا ذکر کیا گیا ہے اور سیکشن 6.5 میں بینے کی شریعت سے ہم آہنگ شکل یعنی ٹافل کا جائزہ لیا گیا ہے۔ سیکشن 6.6 میں غیر حیاتی بینے کے شعبے کا تذکرہ ہے اور سیکشن 6.7 میں نو بیمہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ آخری سیکشن میں باب کے اختتامی کلمات ہیں۔

## 6.2 شعبہ بیمہ کا جائزہ



2009ء میں معاشی بحالی کی سست رفتار اور اس کے ساتھ مختلف انواع کی قدرتی آفات اور سیکورٹی کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے باوجود بینے اور نو بیمہ کی صنعت کا حجم 13.3 فیصد سال بسال بڑھ گیا (شکل 6.1)۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ بینے کا شعبہ عالمی مالی سست رفتاری کے دورانی کے اثرات سے کسی حد تک محفوظ رہا جس کی وجہ عالمی طور پر مربوط نہ ہونا اور وسیع سرمائے کی اساس ہے۔ مزید برآں صارفی مالیات سے متعلق مصنوعات، جن کے لیے لازمی بیمہ کو ترجیح دیا جاتا ہے، کی طلب گرنے کے باوجود نئی غیر حیاتی بیمہ پالیسیوں کی نمو اور مجموعی پریمیمز کے بڑھتے ہوئے حجم کی نمو میں کوئی رکاوٹ نہ آئی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کاروبار میں کسی قدر تنوع آ رہا ہے۔ شکل 6.1 سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیمہ زندگی معاشی چکر سے اتنا مربوط نہیں جتنا غیر حیاتی بیمہ ہے اور پچھلے دو برسوں میں معاشی سست رفتاری کے باوجود شرے کے آغاز سے اس میں مسلسل اضافہ دیکھا گیا ہے۔

2009ء کے دوران سست معاشی کارکردگی کے باوجود بینے کے شعبے کی نفع آوری تھوڑی سی بڑھی بلکہ منڈی میں نئے اداروں کی آمد کے لحاظ سے بھی۔ بیمہ زندگی کے شعبے میں ملکی نجی منڈی میں دو نئی کمپنیاں آئیں جس سے حیاتی بیمہ کنندگان کی تعداد کل 7 ہو گئی۔ غیر حیاتی بینے کے شعبے میں 34 عمومی بیمہ کمپنیاں غیر حیاتی اور بیمہ صحت کی کوآپریٹنگ سہولتیں فراہم کر رہی ہیں۔<sup>5</sup> مزید برآں ایک سرکاری غیر حیاتی بیمہ نو کمپنی غیر حیاتی بیمہ منڈی کو بیمہ نو کی سہولت دے رہی ہے۔ ٹافل کے بھی پانچ ادارے شریعت سے ہم آہنگ مصنوعات فراہم کر رہے ہیں۔

2009ء میں بینے کی صنعت کی زیادہ تر نمونوں کا تقاضا طبی تقاضوں کے مطابق غیر حیاتی شعبے کی کمپنیوں کی اساس سرمایہ میں اضافے اور اس کے ہمراہ نفع آوری بہتر ہونے کی بنا پر ہوئی جس سے ذخائر کی سطح بلند ہو گئی۔ 2009ء میں پوری صنعت کے مجموعی پریمیمز میں 12.5 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا جس سے سرمایہ کاریوں کا اسٹاک اور سیال اثاثے بڑھ گئے۔

اثاثوں کی بنیاد میں 13.3 فیصد کی بھرپور نمو کے باوجود جی ڈی پی میں شعبہ بیمہ (بشمول نو بیمہ) کے اثاثوں کا حصہ تھوڑا کم ہو کر 2.8 فیصد رہ گیا جبکہ پچھلے سال 2.9 فیصد تھا (جدول 6.3)۔

## 6.3 شعبہ بیمہ میں حکومت کا کردار

مالی نظام کے دیگر اجزاء کی طرح شعبہ بیمہ بھی منفی انتخاب، اخلاقی خدشے اور منڈی کی اونچ نیچ اور نا کامیوں کے مسائل سے متاثر ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ معیشتیں جنہوں

<sup>3</sup> بینے کا نفوذ مجموعی پریمیمز اور جی ڈی پی کا تناسب ہے۔ پاکستان میں بینے کا نفوذ قابل موازنہ ملک کے مقابلے میں اور خطے کے اندر 2009ء میں 0.7 یعنی خاصی چلی سطح پر ہے۔ مثال کے طور پر بھارت میں بینے کا نفوذ 5.2 ہے۔ ماخذ: سوکس ری سکما 2010/2۔

<sup>4</sup> اثاثہ جات کے لحاظ سے۔

<sup>5</sup> ایک ہی کمپنی باقاعدگی سے بیمہ صحت فراہم کرتی ہے۔

## شعبہ بیمہ کی کارکردگی اور استحکام کا جائزہ

جدول 6.3: شعبہ بیمہ میں اثاثہ جات کی ساخت									
حصہ فیصد میں، رقم ارب روپے میں									
2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	2004ء	2003ء	2002ء	2001ء	
حصہ فیصد میں									
64.3	62.2	58.8	67.1	70.6	71	71.4	73.7	73.7	حیاتی
56.3	56.2	52.1	61.5	65.5	66.8	67.7	71.2	71.6	سرکاری ملکیتی
5.0	3.6	4.2	3.3	3.1	2.6	2.4	1.5	1.2	ملکی
3.0	2.4	2.5	2.3	2.0	1.6	1.3	1.0	0.9	بیرونی
31.7	33.4	37.2	30.2	26.6	25.2	24.5	23.1	23.4	غیر حیاتی
6.9	6.5	6.6	7.4	8.4	8.6	9.3	9.4	9.9	سرکاری ملکیتی
24.0	26.2	29.8	22.0	17.4	15.9	14.2	12.8	12.7	ملکی
0.7	0.7	0.8	0.8	0.8	0.7	1.0	0.9	0.8	بیرونی
									بیمہ
3.2	3.6	3.2	2.6	2.8	3.8	4.1	3.2	2.9	سرکاری ملکیتی
0.8	0.7	0.5	0.3	...	...	...	...	...	غیر حیاتی
2.8	2.9	3.4	3.0	2.9	2.8	2.9	2.8	2.6	جی ڈی پی میں حصہ
386.8	341.4	325.1	246.1	201.7	174.6	151.3	129.7	113.4	مجموعی اثاثے

ماخذ: بیمہ کمپنیوں کے سالانہ آڈٹ شدہ حسابات اور اکٹا ملک سروے آف پاکستان 2009-10ء

نے گزشتہ چند دہائیوں کے دوران آزادانہ طرز عمل کو فروغ دیا تھا انہیں عالمی معاشی بحران کے بعد بالآخر اپنے مالی اداروں کی بقا کے لیے ہیل آؤٹس (سرمائے کا ادخال، مشکل کے شکار اثاثوں کی بحالی اور عارضی مالی اعانت) کی شکل میں حکومتی مداخلت پر بھی انحصار کرنا پڑا۔ صورتحال اس حد تک بگڑ گئی کہ اے آئی جی اور دیگر ممتاز بیمہ کمپنیوں کو سیالیت کی فوری ضروریات کی تکمیل اور ادائیگی قرض کے لائق رہنے کے لیے 2008ء میں 130 ارب ڈالر کا ہیل آؤٹ پیکیج دیا گیا۔<sup>6</sup>

دوسری طرف ترقی پذیر اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں شعبہ بیمہ عالمی معاشی بحران کے متعدد اثر سے محفوظ رہا جس کی بڑی وجہ بین الاقوامی مالی اداروں اور منڈیوں سے کم مالی ارتباط تھی۔ ترقی پذیر ملکوں میں شعبہ بیمہ کا نو بیمہ کی فراہمی اور تباہی و آفات کی کوریج کے لیے حکومت پر بہت انحصار ہے کیونکہ نجی بیمہ کنندگان عموماً ترقی یافتہ نہیں اور انہیں خطرہ مالکاری (یا بیمہ نو) تک رسائی حاصل نہیں جس سے ادائیگی قرض کی صلاحیت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ یہ بات اس حقیقت سے عیاں ہے کہ ترقی پذیر ملکوں میں نو بیمہ اور بیمہ (حیاتی و غیر حیاتی) کی بڑی کمپنیاں ابھی تک حکومت کی ملکیت میں ہیں۔ مزید یہ کہ قدرتی آفات کے خطرے کے بارے میں ناکافی تاریخی شماریات کے فقدان اور بیمہ کی بطور مالی مصنوعات اہمیت کے حوالے سے آگاہی کا عمومی فقدان بھی نجی شعبے میں بڑی بیمہ کمپنیوں کے داخلے اور نفوذ کی راہ میں رکاوٹ ہے۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے بیمہ اور نو بیمہ کے شعبوں کی ترقی میں حکومت کا کردار آزادی کے وقت سے ہی اہم رہا ہے۔ محکمہ بیمہ، جسے بعد میں کنٹرولر آف انشورنس میں تبدیل کر دیا گیا، کی تشکیل کے ذریعے بیمہ داروں کے مفاد کے تحفظ سے لے کر 1953ء میں پاکستان ری انشورنس کارپوریشن (جسے اب پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ، پی آئی ایل کہا جاتا ہے) کے قیام تک حکومت نے ملک میں بیمہ کی خدمات کو بھرپور فروغ دیا ہے۔ مزید برآں 1955ء میں نیشنل کو انشورنس اسکیم (این سی ایس) قائم کی گئی تاکہ چھوٹی بیمہ کمپنیوں کو ادائیگی قرض، لیوریج وغیرہ کے مسائل کا تصفیہ کرنے میں مدد دی جائے۔ 1973ء میں جب اداروں کو قومیا نے کا سلسلہ پورے زوروں پر تھا حکومت نے 41 چھوٹی بیمہ زندگی کی کمپنیوں کا ادغام کر کے اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن (ایس ایل آئی سی) قائم کی جو آج تک پاکستان کی سب سے بڑی بیمہ کمپنی ہے۔ غیر حیاتی شعبے میں حکومت نے 1976ء میں نیشنل انشورنس کارپوریشن (جواب نیشنل انشورنس کمپنی لمیٹڈ، این سی آئی سی ایل ہے) قائم کی۔

فی الوقت بیمہ کے شعبے کی ضابطہ کاری سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ایس ای سی پی) اور وزارت تجارت کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ تاہم 27 جولائی 2009ء<sup>7</sup> سے وزارت تجارت نے انشورنس آرڈیننس 2000ء کی دفعہ (2) 167 کی رو سے اپنے اختیارات و وظائف ایس ای سی پی کو سونپ دیے ہیں۔ اس سے بیمہ کی صنعت کی موثر طور پر مرکزی نگرانی ہو سکے گی اور ضوابطی فریم ورک مضبوط ہوگا۔ تاریخی اعتبار سے انشورنس آرڈیننس 2000ء کا اعلان، کنٹرولر آف انشورنس کا

<sup>6</sup> ہیل آؤٹ پیکیج وصول کرنے والی دیگر بقیہ بیمہ کمپنیوں میں سیٹ لائف، ہرٹز، ڈیٹا سروسز، پرنٹس، فنانشل، گلین، ورتھ فنانشل اور لنکن نیشنل کارپوریشن شامل ہیں۔

<sup>7</sup> وزارت تجارت کا نوٹیفکیشن مورخہ 27 جولائی 2009ء دیکھئے S.R.O. 708(I)/2009۔

خاتمہ اور ایس ای سی پی کا نیمہ ضابطہ کار بنایا جانا حکومت کے بعض مثبت اقدامات ہیں جن سے اس شعبے کی نمو فروغ ملا۔ تاہم جب ملکی شعبہ بیمہ میں حکومتی مداخلت کے اثر کو جانچا جائے، خصوصاً پچھلے دو عشروں میں مالی شعبے کی اصلاحات کو دیکھتے ہوئے جن سے بقیہ مالی شعبہ ملکیت اور کارکردگی کے لحاظ سے بالکل منقلب ہو گیا ہے تو عدم مداخلت کی موقع لاگت پر بھی غور کیا جانا چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر حکومت دورانہدیشی سے کام لیتے ہوئے ملکی نو بیمہ کمپنی قائم نہ کرتی تو موقع لاگت بین الاقوامی نو بیمہ کنندگان کو پریمیم کی ادائیگی کی بنا پر زرمبادلہ کے باہر جانے کی شکل میں ہوتی۔<sup>8</sup> مزید یہ کہ این آئی سی ایل اور ایس ایل آئی سی جیسی بڑی سرکاری بیمہ کمپنیوں کی عدم موجودگی میں (پریمیم کی شکل میں) بچت کی بڑی رقم کا اکٹھا ہونا ممکن نہ ہوتا۔ لیکن این آئی سی ایل اور ایس ایل آئی سی دونوں اپنے پریمیم کو بازار سرمایہ اور بازار میں سرمایہ کاری کے لیے استعمال کرتی ہیں اور یہ رقم ان منڈیوں میں سیالیت کا اہم ذریعہ ہے۔<sup>9</sup>

حکومت کے اس اعانتی کردار سے قطع نظر ان اداروں کا مسلسل حکومت کی ملکیت میں رہنا شعبہ بیمہ کی کارکردگی میں اضافے اور مصنوعات کی اختراع کی راہ میں رکاوٹ بھی ہے۔ جہاں تک غیر حیاتی بیمے کا تعلق ہے این آئی سی ایل کی جانب سے حکومتی اثاثوں پر (نچی شعبے کی نسبت) پریمیم کی بلند شرح چارج کرنے سے نہ صرف حکومت کو اضافی لاگت برداشت کرنی پڑتی ہے بلکہ اس سے اجارہ دارانہ خرابیاں بھی ظاہر ہوتی ہیں کیونکہ تمام سرکاری ادارے صرف سرکاری کمپنیوں سے ہی بیمہ کو ترجیح حاصل کر سکتے ہیں۔ شعبہ بیمہ کی اصلاحات کے نفاذ کی سست رفتار ایک اور عنصر ہے جسے ابھی تک وہ تو ج نہیں ملی ہے جو ملنی چاہیے جس کے نتیجے میں یہاں بیمے کے نفاذ کی شرح خطی کی کم ترین شرحوں میں شامل ہے۔ ایک مجوزہ اصلاح یہ ہے کہ تمام سرکاری کمپنیوں یعنی ایس ایل آئی سی، پی آر سی ایل اور این آئی سی ایل کی نجکاری کر دی جائے جسے مسلسل ملتی کیا جا رہا ہے۔ اس وقت شعبہ بیمہ مالی شعبہ کا واحد جز ہے جس میں حکومت کی ملکیت کا تناسب سب سے زیادہ ہے کیونکہ زیادہ تر مالی شعبے کی ملکیت اور انتظام منڈی کی بنیاد پر نجی شعبے کے پاس ہے۔

آزاد منڈی کے نظام کے حامی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ فرموں کو منڈی کی مکانیت کی بنیاد پر چلانے کی ضرورت ہے تاکہ کارکردگی، مسابقت اور اختراع میں اضافہ ہو۔ تاہم دلچسپ امر یہ ہے کہ معاشی لٹریچر کی ایک شاخ میں یہ کہا جاتا ہے کہ بیمہ مالی شعبے کا ایک منفرد جز ہے جس میں بہت زیادہ مسابقت نہیں ہونی چاہیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیمہ کمپنیوں کا کاروبار بیمہ کو ترجیح فراہم کرتے وقت اخلاقی غدھے اور مافی انتخاب کے عناصر سے بچنا ہوتا ہے اور مسابقت سے اس حوالے سے مالی فیصلے متاثر ہو سکتے ہیں۔<sup>10</sup>

#### 6.4 بیمہ زندگی کی کارکردگی کا جائزہ

جدول 6.4: حیاتی بیمے کے شعبے کا جائزہ			
ارب روپے	2009ء	2008ء	2007ء
اثاثے	248.8	214.0	191.8
ایکویٹی	5.3	3.6	3.6
سرمایہ کاری	199.4	165.3	154.5
مجموعی پریمیم	42.0	34.9	27.7
خالص پریمیم	40.8	33.8	26.8
مجموعی دعوے	19.8	16.8	13.5
اخراجات	17.1	12.6	9.3
نفع آوری	1.0	-0.1	1.6
ماخذ: ایس ای سی پی			

حیاتی بیمہ یا بیمہ زندگی کی مصنوعات کا مقصد بیمہ داروں کو اپنی زندگی کے منفی واقعات کے خطرات سے تحفظ دینے کے ساتھ ساتھ طویل مدتی بچت کا وسیلہ بھی فراہم کرنا ہے۔ بیمہ زندگی کے کنٹریکٹ کے طویل مدتی واجبات اور ان اثاثوں کی مختصر میعاد (رول اوور کی ضروریات چنانچہ نو سرمایہ کاری کے خطرے کے حوالے سے) میں جن میں پریمیم کی سرمایہ کاری کی جاتی ہے، عدم مطابقت کے پیش نظر بیمہ زندگی کا کاروبار روایتی غیر حیاتی بیمہ مصنوعات کے مقابلے میں مالی استحکام کے لیے زیادہ پرخطر ہے۔ مزید برآں غیر حیاتی بیمے کے برخلاف بیمہ زندگی کی طلب کئی معاشی اور آبادیاتی عوامل پر مبنی ہوتی ہے اور اس کا حیاتی بیمہ کمپنیوں کی کارکردگی پر خاص اثر پڑتا ہے۔ باکس 6.1 میں ترقی پذیر ملکوں میں حیاتی بیمے کی طلب و رسد اور مجموعی حیاتی بیمے کی صرف کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

حیاتی بیمے کے شعبے کے اثاثوں کا پوری صنعت میں حصہ 2009ء کے دوران بتدریج بڑھا ہے جس کا سبب بڑھتے ہوئے مجموعی پریمیم کے لحاظ سے بیمے کے کاروبار میں اضافہ ہے۔ اس کے نتیجے میں سرمایہ کاریوں میں اضافہ ہوا (جدول 6.4)۔ مزید برآں شعبہ حیاتی بیمہ کی کارکردگی میں، جس میں بازار سرمایہ کی سست کارکردگی

<sup>8</sup> تمام رجسٹرڈ بیمہ کنندگان کے لیے لازمی ہے کہ بیمہ کے معاہدوں کی پابندی کریں۔ اگرچہ 2005ء اور اس کے بعد لازمی طور پر ایک خاص حصہ پی آر سی ایل کے حوالے کرنے کی شرط ختم کر دی گئی ہے تاہم غیر حیاتی بیمہ کنندگان کے لیے اب بھی لازم ہے کہ اپنے معاہدوں میں کم از کم 35 فیصد پی آر سی ایل کے حوالے کریں۔ زرمبادلہ کے بہاؤ کو کنٹرول کرنے کے لیے بیمہ کنندگان پر لازم ہے کہ بیمہ نوکی بیرون ملک پلٹس منٹ کے لیے ایس ای سی پی کی منظوری راہزات لیں۔

<sup>9</sup> ایس ای سی پی پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز کا سب سے بڑا ادارہ جاتی سرمایہ کار ہے۔

<sup>10</sup> روٹھ چائلڈ اور اسٹیکلر (1997ء)

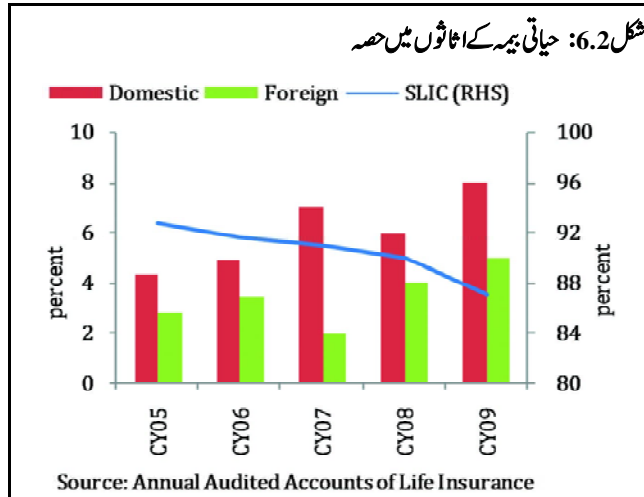
### باس 6.1: مختلف ممالک میں حیاتی بیمے کے تعینی عوامل

ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک دونوں میں شعبہ بیمہ کو بینکاری اور بازاری سرمایہ کے بعد مالی شعبے کا تیسرا اہم ترین جز سمجھا جاتا ہے۔ تاہم بڑھتی ہوئی مالی عالمگیریت، آبادی کی شہروں کی جانب نقل مکانی اور مالی خواندگی کی بنا پر حیاتی بیمے کا استعمال ترقی پذیر دنیا میں تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ چونکہ حیاتی بیمے کی مصنوعات کے استعمال کا انحصار ان مصنوعات کی طلب و رسد پر ہے اس لیے عموماً یہ ہوتا ہے کہ ترقی پذیر ممالکوں میں رسد طلب سے تجاوز ہو جاتی ہے۔ حیاتی بیمے کی مصنوعات کی رسد بنیادی پر بیمے کی لاگت پر منحصر ہوتی ہے جبکہ طلب کا انحصار اس پر ہوتا ہے کہ بیمہ دار اس کو کس قدر مفید سمجھتا ہے اور اس توقع کی بنیاد مطلوب آمدنی، دولت کی موجودہ سطح، دلچسپی کی سطح اور شرح گرانے کے علاوہ بیمہ پالیسی کی لاگت پر ہوتی ہے۔

**جدول 1** میں تین اہم ترین اجزا کو اجاگر کیا گیا ہے جو حیاتی بیمے کے استعمال پر اثر انداز ہوتے ہیں یعنی آبادیاتی، معاشی اور ادارہ جاتی۔ یہ مفروضہ ہے کہ حیاتی بیمے کا استعمال (الف) حیاتی بیمے کے بچت کے جز اور (ب) خطرہ موت کے جز کو متاثر کرتا ہے۔ اس مجموعی اثر کی وضاحت بیک اور ویب (2004ء) نے جینیل ریگریشن سے کی ہے اور اس کے لیے بطور نمونہ 63 ممالک کے حیاتی بیمے کے اعداد و شمار استعمال کیے گئے ہیں۔ چنانچہ متوقع عمر کمپنی کی بچت (پریئمیر) سے مثبت ربط رکھتی ہے۔ اس لیے متوقع عمر زیادہ ہو تو حیاتی بیمہ فراہم کرنے والے کا خطرہ موت کم ہو جاتا ہے۔

جدول 1: حیاتی بیمہ کے استعمال کے تعینی عناصر				
	نوعروں کی کفالت کا تناسب	بچت کا جز	خطرہ موت کا جز	مشترکہ اثر
آبادیاتی		-	+	غیر واضح
تعلیم		+	+	+
شہروں میں بسنے کا تناسب		+	+	+
مذہب		مسلمان	مسلمان	مسلمان
متوقع عمر		+	-	غیر واضح
آمدنی		+	+	+
گرانے				
شعبہ بینکاری کی نمو		+	+	+
سماجی تحفظ		-	-	-
جتنی عددی سر		غیر واضح	غیر واضح	غیر واضح
قانون کی حکمرانی		+	+	+
بیوروکریسی کی کارکردگی		+	+	+
بدعنوانی		+	+	+

ماخذ: بیک، تھارٹن اور ویب، ایان (2002ء) ”ملکوں میں بیمے کے صرف کے تعینی عناصر“، عالمی بینک اور بین الاقوامی بیمہ فاؤنڈیشن۔



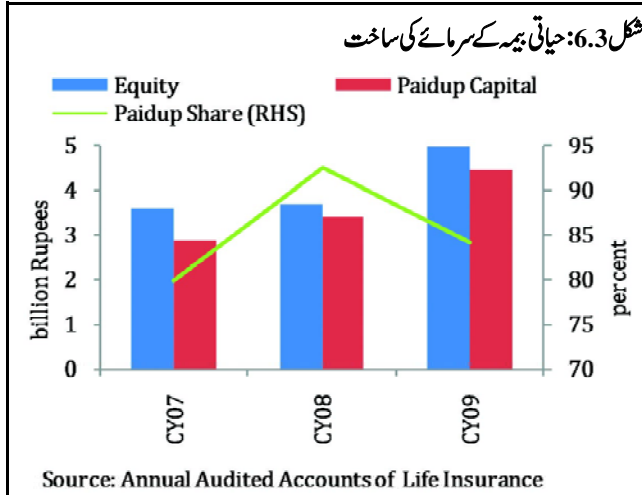
کے نتیجے میں 2008ء میں خالص نقصان ہوا تھا، 2009ء میں ایک ارب روپے کے نفع کے ساتھ نمایاں بحالی دیکھی گئی۔ منافع کی زیادہ تر بحالی سرمایہ کاری آمدنی میں اضافے کی بنا پر ہوئی جس سے بڑھتے ہوئے دعویٰ کی شرح کی روک تھام میں بھی مدد ملی۔ اثاثوں کی اساس بڑھنے اور نفع آوری میں بحالی کے علاوہ ایک اور تبدیلی یہ ہے کہ پچھلے چند برسوں میں مجموعی اثاثہ جاتی ڈھانچے میں نجی بیمہ کمپنیوں کے حصے کی سطح بلند ہو گئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ شراکت میں اضافہ ہو گیا ہے اور ممکنہ بیمہ داروں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ ملکی نجی اور بیرونی کمپنیاں بھی ممکنہ کلائنٹس کو نئی مصنوعات پیش کر رہی ہیں جن میں یونٹ لنکڈ پالیسیاں،<sup>11</sup> ریٹائرمنٹ اسکیمیں اور نئی تقسیمی راہیں جیسے بییکا شولرس<sup>12</sup> بھی

شامل ہیں جس کا حصہ حالیہ برسوں میں بڑھ گیا ہے۔ 2009ء میں دونی ملکی نجی کمپنیوں کی آمد منڈی کے بڑھتے ہوئے نفوذ کے حوالے سے حوصلہ افزا امر ہے کیونکہ منڈی میں بہت امکانات ہیں جنہیں استعمال نہیں کیا گیا (شکل 6.2)۔ 2009ء میں حیاتی بیمہ کمپنیوں کی جانب سے غیر حقیقی اور بہت زیادہ رجائیت پسندانہ شرح منافع کے رجحان کو روکنے کی غرض سے، تاکہ یونٹ لنکڈ پالیسیوں کی فروخت بڑھے، ایس ای سی پی نے شفافیت کو بڑھانے، متوقع بیمہ داروں کو مصنوعات کی بہتر

<sup>11</sup> یونٹ لنکڈ پالیسی کا منافع روایتی بیمہ پالیسی سے ملنے جلتے انداز میں متعین کیا جاتا ہے لیکن یہ منافع تقسیم نہیں کیا جاتا بلکہ ایک فنڈ میں جمع کر دیا جاتا ہے اور پھر اسٹاک یا بانڈ میں لگایا جاتا ہے۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے باس 10.4، یونٹ لنکڈ بیمہ مصنوعات باب 10، ایف ایس آر 2006ء۔

<sup>12</sup> اس طریقے میں ایک بینک اور ایک بیمہ کمپنی باہم ملے کرتے ہیں کہ بیمہ مصنوعات کی فروخت کے لیے بینک کے تقسیمی چینلوں یا شاخوں کو استعمال کیا جائے گا۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے باس 10.3، ”پاکستان میں بییکا شولرس“، باب 10، ایف ایس آر 2006ء۔



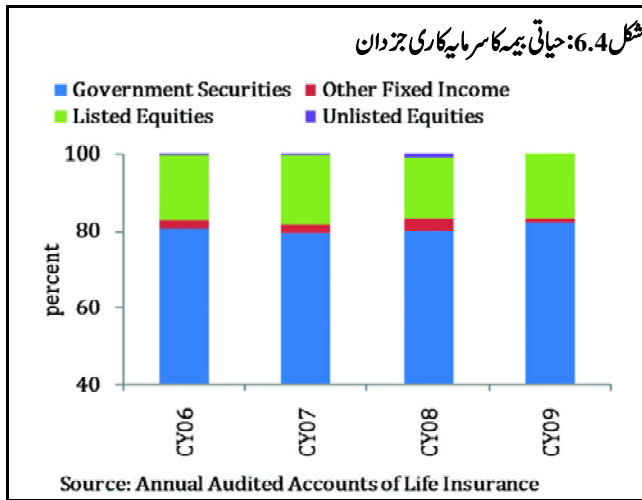


تفہیم کی فراہمی اور انہیں معلومات کی روشنی میں فیصلہ سازی میں مدد دینے کے لیے جامع رہنما خطوط تشکیل دیے۔<sup>13</sup>

ان رہنما خطوط کا مقصد یکسانیت اور معیار بندی ہے تاکہ اس کے نتیجے میں بیمہ داروں کے اعتماد میں اضافہ ہو۔ یہ رہنما خطوط یکم جنوری 2010ء کو موثر ہو گئے اور حیاتی بیمہ کنندگان اور خاندانی بکافل کے اداروں کی تمام نئی مصنوعات میں اب ان رہنما خطوط پر عمل کیا جا رہا ہے۔ موجودہ مصنوعات کی نئی پالیسیوں کے لیے مثالوں میں ترمیم کی گئی ہے تاکہ وہ ان رہنما خطوط کے مطابق ہوں اور عبوری دور میں ان مصنوعات کی فروخت پر کوئی پابندی نہ تھی جبکہ بیمہ کنندگان سے کہا گیا کہ جلد از جلد اور 31 مارچ 2010ء سے پہلے پہلے مثالوں میں ترمیم کریں۔

#### 6.4.1 حیاتی بیمہ کے سرمائے کا ڈھانچہ

2009ء میں دو نئی کمپنیوں کی آمد کے ساتھ حیاتی بیمہ کے شعبے کی اساس سرمایہ میں نمایاں بہتری آئی ہے (شکل 6.3)۔ 2009ء کے دوران حیاتی بیمہ کمپنیوں کی



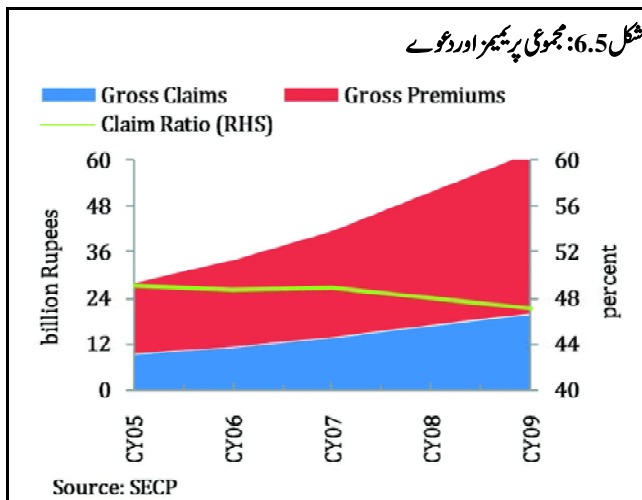
ایکویٹی کی اساس 45 فیصد سال بسال بڑھ گئی اور ادا شدہ سرمائے کی سطح میں بھی 14.8 فیصد کا بھرپور اضافہ ہوا۔ مجموعی طور پر ادا شدہ سرمایہ کل ایکویٹی 84.4 فیصد ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کمپنیوں کی اساس سرمایہ مضبوط ہے اور اس وجہ سے منفی دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت بھی زیادہ ہے۔ منافع میں اضافے سے بھی مجموعی ایکویٹی میں ذخائر کی سطح کو تقویت ملی ہے۔

#### 6.4.2 حیاتی بیمہ کا سرمایہ کاری ڈھانچہ

حیاتی بیمہ کمپنیوں کا سرمایہ کاری جزو ان کے کل اثاثوں کا 80 فیصد ہے۔ جیسا کہ شکل 6.4 میں دکھایا گیا ہے، یہ کمپنیاں عموماً خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کرنے کو ترجیح دیتی ہیں اور ایسی سرمایہ کاریوں کا حصہ کل سرمایہ کاریوں کا 82 فیصد ہے۔ حیاتی بیمہ کی پالیسیوں طویل مدتی نوعیت طویل میعاد کی حکومتی تمسکات مثلاً پاکستان انوٹمنٹ بانڈز میں سرمایہ کاری سے مطابقت رکھتی ہے جو حکومتی تمسکات میں ان کی کل سرمایہ کاری کا 50 فیصد ہیں۔ نیز 2009ء میں ایکویٹی منڈی کی بحالی کے ساتھ فہرستی ایکویٹیز میں سرمایہ کاری کے حصے میں بھی اضافہ ہوا ہے اور یکل سرمایہ کاری کا 17 فیصد ہو گیا۔

#### 6.4.3 حیاتی بیمہ کا کاروبار - دعوے اور پریمیز

2009ء میں حیاتی بیمہ صنعت کے مجموعی پریمیز میں 20 فیصد کا اضافہ ہوا (شکل 6.5) جبکہ 2008ء میں 26 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ پریمیز کی یہ نمو حالیہ برسوں میں حیاتی بیمہ کے دائرے میں توسیع



سے منسوب کی جاسکتی ہے کیونکہ حیاتی بیمہ کی مصنوعات کی طلب بڑھی ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس حوالے سے آگاہی میں کچھ اضافہ ہوا ہے اور دوسرے یہ طویل مدتی بچت کا ذریعہ بھی ہے۔ مزید برآں دونوں حیاتی بیمہ کمپنیوں کی آمد اور بینکاروں کی تقسیم چھینل کے متعارف ہونے سے پریکٹس میں اضافہ ہوا ہے جو اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ منڈی میں بہت امکانات ہیں جو استعمال نہیں ہوئے۔

حیاتی بیمہ کے دعووں میں بھی 2009ء کے دوران 18 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی۔ تاہم پریکٹس کی نمود دعووں کی نمو سے بڑھ جانے کی بنا پر دعووں کا تناسب معمولی سا گھٹ کر 6.4 فیصد ہو گیا جبکہ 2008ء میں 7.4 فیصد تھا۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ دہائی کے ابتدائی حصے سے موازنہ کیا جائے تو دعووں کے تناسب میں نمایاں کمی آئی ہے۔ 2001-05ء میں دعووں کا اوسط تناسب 57 فیصد تھا۔ تب سے یہ کم ہو رہا ہے۔ جوں جوں نئی اور سرمایہ کارانہ نوعیت کی (پونٹ لٹنڈ) پالیسیاں متعارف کرائی جا رہی ہیں، مجموعی دعووں کی تعداد کم ہونے کا امکان ہے کیونکہ ان پالیسیوں کی تکمیل میعاد پر نسبتاً زیادہ آمدنی دی جاتی ہے۔

#### 6.4.4 حیاتی بیمہ کی مالی صحت

کمپنیوں کی تعداد 5 سے 7 ہونے کے ساتھ حیاتی بیمہ کی صنعت کا سرمائے اور کل اثاثوں کا تناسب 2009ء میں کسی قدر بڑھ کر 1.9 فیصد ہو گیا جبکہ 2008ء میں 1.8 فیصد تھا جس کی بنا پر ایکویٹی کی اساس میں 44.9 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا (جدول 6.5)۔

جدول 6.5: حیاتی بیمہ شعبے کے لیے مالی صحت کے اظہار					
فیصد					
زمرہ	فارمولا	2006ء	2007ء	2008ء	2009ء
کفایت سرمایہ	سرمایہ / کل اثاثے	1.7	1.5	1.8	1.9
	ایکویٹی کی شرح نمو	28.9	40.4	2.0	44.9
	اثاثوں کی شرح نمو	15.4	17.5	11.6	6.8
اثاثوں کا معیار	سرمایہ کاری آمدنی / خالص پرییم	73.1	78.3	-1.9	0.2
عملی تناسب	خالص دعوے کا تناسب = خالص دعوے / خالص پرییم	49.5	48.5	47.4	46.4
	اخراجات کا تناسب = انتظامی اخراجات / خالص پرییم	32.1	34.7	37.2	41.9
آمدنی و نفع آوری	اثاثوں پر منافع = منافع / کل اثاثے	0.4	0.9	-0.1	0.4
	سرمایہ کاری آمدنی / سرمایہ کاری اثاثے	12.6	9.7	-0.4	0.0
نویس اور انچارجز	خطرے اور گرفت کا تناسب = خالص پرییم / مجموعی پرییم	96.8	96.8	96.9	97.2

ماخذ: سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے اور ایس ای سی پی

2009ء کے دوران دعووں کے تناسب میں کمی کے باوجود اخراجات کا تناسب خاصا بگڑا ہے اور 41.9 فیصد ہو گیا ہے جبکہ 2008ء میں 36.8 فیصد تھا۔ اخراجات کا تناسب پریکٹس کے حصول میں بیمہ کمپنی کی بلند تر لاگت کی نشاندہی کرتا ہے۔ آمدنی اور نفع آوری میں نمایاں بہتری کی عکاسی 2009ء میں بہتر اثاثوں پر منافع کے تناسب سے ہوتی ہے جو 0.4 فیصد تھا۔ اسی طرح خطرے اور گرفت کا تناسب بھی 2009ء میں بڑھا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کمپنیوں کی جانب سے نو بیمہ کی بلند تر لاگت سے بچنے کے لیے بیمہ کے زیادہ خطرات کی گرفت رہی۔ بیمہ کی بلند تر گرفت سے مستقبل میں دعووں کا تناسب بڑھ سکتا ہے تاہم بڑھتی ہوئی اساس سرمایہ کی مدد سے کمپنیاں حیاتی بیمہ منڈی میں متوقع نقصان کی لاگت برداشت کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں۔

#### 6.5 تکافل کی کارکردگی کا جائزہ

بیمہ کی شریعت سے ہم آہنگ شکل تکافل کی ابتدا 2006ء میں ہوئی تھی۔ تب سے اس میں خاصی نمود دیکھی گئی ہے اور کوریج کی اسلامی شکل کی فراہمی اور شعبے کی مصنوعات میں اختراع کے لیے کام جاری رہا۔ تمام کاروباروں کی طرح تکافل کی بنیاد بھی منڈی ہے اور اس کی مؤثر فروخت کے لیے کئی راہوں سے تقسیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنی داخلی اسلامی اور اخلاقی نوعیت کی بنا پر تکافل کاروباری اداروں کی بجائے افراد کے لیے زیادہ کشش رکھتا ہے چنانچہ اس کے لیے بہترین ماڈل بزنس ٹو کسٹمر ہوتا لیکن خردہ بیمہ کا تصور ابھی تک ابتدائی مرحلے میں ہے، چنانچہ ملائیشیا تک میں تکافل مجموعی بیمہ منڈی کا 10 سے 12 فیصد ہے۔ تاہم ارتقا کے اس ابتدائی مرحلے میں اور معمولی آغاز کے باوجود تکافل کے مجموعی اثاثے پچھلے تین برسوں (2007-09ء) میں 47 فیصد بڑھے ہیں۔ ملک میں شریعت سے ہم آہنگ مالی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی طلب کے پیش نظر ممکنہ کلائنٹس نے کسی حد تک تکافل کا خیر مقدم کیا ہے اور 2007-09ء کی مدت میں تکافل کی حصہ دار یوں میں 450 فیصد اضافہ ہوا ہے (جدول 6.6)۔ صرف 2009ء میں مجموعی حصہ داریاں 83 فیصد بڑھ گئیں۔

جدول 6.6: کفائل کے شعبے کا جائزہ			
2009ء	2008ء	2007ء	لیکن روپے
3028	2573	2049	اثاثے
1908	1875	1047	ایکویٹی
1055	1027	330	سرمایہ کاری
1463	799	265	مجموعی حصہ
1160	469	195	خالص حصہ
584	389	253	مجموعی دعوے
-62	-103	-54	ذمہ داری نتائج
40	49	95	دعوے کا تناسب
-103	-147	-36	نفع آوری
ماخذ: سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے اور ایس ای سی پی			

تاہم کفائل کے دعووں کا تناسب ابتدا میں روایتی بیمہ کمپنیوں کی نسبت قدرے زیادہ رہا ہے۔

تاہم حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ دعووں کا تناسب کم ہونا شروع ہو گیا ہے۔ 2007ء میں یہ 95 فیصد تھا جبکہ 2009ء میں 40 فیصد رہ گیا۔ توقع ہے کہ کفائل کی کوریج میں اضافے اور حصہ داریاں بڑھنے سے دعووں کا تناسب وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید کم ہوگا۔ اسی طرح کفائل رولز 2005ء پر نظر ثانی کی جارہی ہے اور ان کی جگہ کفائل رولز 2011ء لائے جائیں گے جن کا مقصد موجودہ بنیاد پر قاعد گئیاں دور کرنا اور ان امور سے نمٹنا ہے جن کے بارے میں مخصوص شقوں میں کچھ نہیں کہا گیا۔

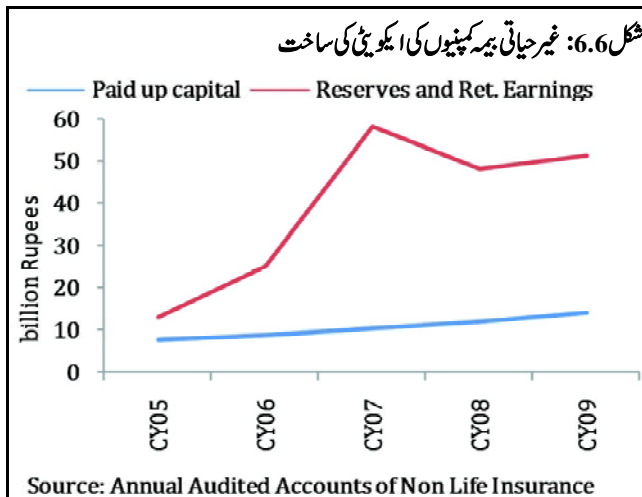
### 6.6 غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کی کارکردگی کا جائزہ

غیر حیاتی بیمہ کا شعبہ موت کے سوا دیگر متعدد واقعات سے پیدا ہونے والے نقصانات سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ حیاتی بیمہ کی طرح غیر حیاتی بیمہ کے شعبے نے بھی 2009ء میں 2008ء کی نسبت اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا (جدول 6.7)۔ پریمیز کی مجموعی تعداد میں اضافے کے لحاظ سے غیر حیاتی بیمہ کا کاروبار بڑھنے سے اثاثہ جات کی اساس میں 7.9 فیصد سال بسال اضافہ ہوا جس کے طفیل غیر حیاتی بیمہ کے شعبے میں نمایاں بحالی دیکھی گئی۔ 2008ء میں اسے 4 ارب روپے کا نقصان ہوا تھا جبکہ 2009ء میں 5.9 ارب روپے کا منافع ہوا۔ بحالی کی بڑی وجہ سرمایہ کاری پر منافع میں اضافہ اور مجموعی پریمیز میں بہتری تھی (جدول 6.7)۔

جدول 6.7: غیر حیاتی بیمہ شعبے کا جائزہ			
2009ء	2008ء	2007ء	ارب روپے
123.6	114.5	121.7	اثاثے
71.4	67.3	72.7	ایکویٹی
63.1	60.2	69.6	سرمایہ کاری
43.4	41.8	38.2	مجموعی پریمیز
25.2	26.3	23.1	خالص پریمیز
21.2	26.2	17.3	مجموعی دعوے
9.5	8.8	7.4	اخراجات
5.9	-4.0	56.2	نفع آوری
ماخذ: ایس ای سی پی			

### 6.6.1 غیر حیاتی بیمہ کی ایکویٹی کا ڈھانچہ

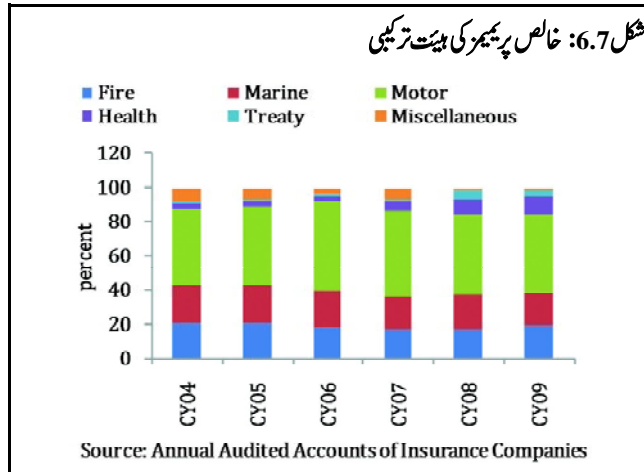
ایس ای سی پی کی ضوابطی شرائط کے جواب میں غیر حیاتی بیمہ کے شعبے کے سرمائے کی ساخت پچھلے چار برسوں میں خاصی بہتر ہوئی ہے۔ 2009ء کے لیے کم سے کم ادا شدہ سرمایہ 20 کروڑ روپے متعین کیا گیا ہے۔ ایس ای سی پی نے 2011ء تک ادا شدہ سرمائے کی شرائط بڑھا کر 30 کروڑ روپے تک لے جانے کے لیے ایک روڈ میپ تیار کیا ہے۔ شکل 6.6 میں گزشتہ چند برسوں کے دوران شعبہ غیر حیاتی بیمہ کے ادا شدہ سرمائے، ذخائر اور جمع شدہ آمدنی کے رجحانات دکھائے گئے ہیں۔ شعبہ حیاتی بیمہ کے برخلاف جس کا مجموعی ایکویٹی میں ادا شدہ سرمائے کا حصہ 82 فیصد کے لگ بھگ ہے، غیر حیاتی شعبے میں ادا شدہ سرمائے کا حصہ 19 فیصد ہے جبکہ ذخائر اور جمع شدہ آمدنی مجموعی ایکویٹی کا 71 فیصد ہیں۔



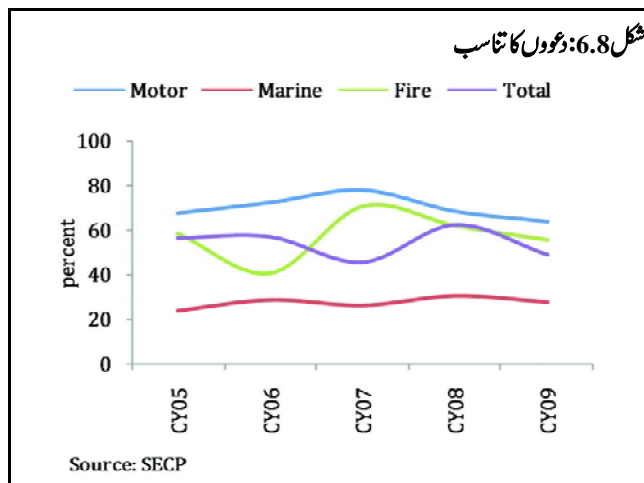
### 6.6.2 غیر حیاتی بیمہ کے پریمیز اور دعوے

غیر حیاتی بیمہ کے مجموعی پریمیز میں 2009ء کے دوران معمولی بحالی دیکھی گئی تاہم نو بیمہ کے بڑھتے ہوئے خرچ کی بنا پر مجموعی





خالص پریمیومز کم ہو گئے۔ شکل 6.7 میں غیر حیاتی بیمے کے مختلف زمرے کے خالص پریمیومز کے حصے دکھائے گئے ہیں۔ موٹر انشورنس کے پریمیومز کا حصہ بدستور سب سے زیادہ ہے حالانکہ حالیہ برسوں میں بینکوں نے گاڑیوں کی مالکاری کی فراہمی میں نمایاں کمی کی ہے جس سے آئندہ برسوں میں بیمہ کمپنیوں کا موٹر جزدان متاثر ہو سکتا ہے جس سے اصل تناسب 2007ء میں 50 فیصد سے گر کر 2009ء میں 46 فیصد ہو گیا ہے۔ دوسری جانب آتشزدگی اور صحت کے بیمے کے پریمیومز میں 2009ء کے دوران بالترتیب 16 سے 19 فیصد اور 5 سے 11 فیصد کا اضافہ ہوا۔



غیر حیاتی بیمے کے شعبے میں دعووں کا تناسب 2009ء میں گھٹ کر 58.2 فیصد ہو گیا جبکہ 2008ء میں 60.1 فیصد تھا۔ زیادہ تر دعوے موٹر انشورنس کے ضمن میں ہوئے جن میں دعووں کا تناسب 2009ء میں 64 فیصد رہا (شکل 6.8) حالانکہ حالیہ برسوں میں کمی کارہجان تھا۔ غیر حیاتی بیمے کے دعووں کا تناسب براہ راست حقیقی معاشی سرگرمیوں اور سیاسی/سماجی حالات سے منسلک سمجھا جاتا ہے۔ ملک میں امن وامان کی موجودہ صورتحال کی بنا پر غیر حیاتی دعووں کا تناسب بلند رہنے کی توقع ہے جس سے اس شعبے کی اساس سرمایہ متاثر ہونے کے علاوہ بیمہ داروں کے بیمے کی لاگت بڑھ سکتی ہے۔

جدول 6.8: غیر حیاتی بیمے کے کاروبار میں ارتکاز			
حصہ اور ہر فنڈ ایل اشاریہ (مطلق قدر)			
2009ء	2008ء	2007ء	
62	61	66	پانچ بڑی کمپنیاں
71	70	76	دس بڑی کمپنیاں
14	13	10	این آئی سی ایل
1479	1552	1334	ہر فنڈ ایل اشاریہ
ماخذ: مجموعہ بینک دولت پاکستان			

جدول 6.9: این آئی سی ایل کا جائزہ			
2009ء	2008ء	2007ء	ارب روپے
26.8	22.2	21.5	اثاثے
15.8	14.1	13.3	ایکویٹی
10.9	10.9	10.3	سرمایہ کاریاں
6.0	5.4	4.3	مجموعی پرییم
3.0	2.9	2.4	خالص پرییم
0.9	1.0	0.2	مجموعی دعوے
0.4	0.3	0.2	اخراجات
2.5	1.0	2.2	نفع آوری
ماخذ: این آئی سی ایل سالانہ آڈٹ شدہ حسابات			

**6.6.3 غیر حیاتی کاروبار میں ارتکاز**  
غیر حیاتی کاروبار کا ایک اہم پہلو اس صنعت میں پیدا ہونے والے مجموعی پریمیومز کے ارتکاز کی سطح ہے۔ 2009ء میں نجی اور بیرونی غیر حیاتی کمپنیوں میں ارتکاز کی سطح کم ہونے کے باوجود سب سے بڑی 10 کمپنیوں کے جمع کردہ پریمیومز کی رقم مجموعی غیر حیاتی پریمیومز کا 70.7 فیصد ہے جبکہ 2007ء میں یہ شرح 75.7 فیصد تھی<sup>14</sup> (جدول 6.8)۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ مجموعی غیر حیاتی پریمیومز میں این آئی سی ایل کا حصہ 2007ء میں 10 فیصد سے بڑھ کر 2009ء میں 14 فیصد ہو گیا جس سے حالیہ برسوں میں سرکاری شعبے کے اثاثوں کے بیمے میں متناسب طور پر نمایاں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

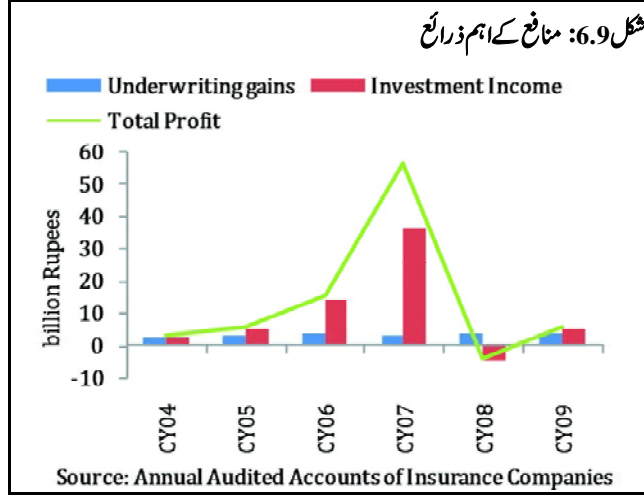
**6.6.4 سرکاری ملکیتی بیمے کی کارکردگی**  
نیشنل انشورنس کمپنی (این آئی سی ایل) 1976ء میں بنائی گئی۔ اس کا مقصد سرکاری اداروں کو غیر حیاتی بیمہ کوریج فراہم کرنا تھا۔ این آئی سی ایل وجود میں آنے کے بعد سے ان چند حکومتی

<sup>14</sup> وفاقی اور صوبائی حکومتوں سے متعلق تقریباً تمام بیمہ کاروبار سرکاری بیمہ کمپنی این آئی سی ایل کے پاس جاتا ہے۔

اداروں میں شامل ہے جو منافع کما رہے ہیں۔ 2003-07ء کے دوران توسیعی زری موقف کی بنا پر معاشی سرگرمیوں میں اضافے سے این آئی سی ایل کا کاروبار بھی پھلا پھولا جس سے بلند تر منافع آوری اور مضبوط اساس سرمایہ نے جنم لیا۔ حالیہ برسوں میں (2007-09ء) معاشی صورتحال سازگار نہ ہونے کے باوجود این آئی سی ایل کے اثاثہ جات کی اساس اور نفع آوری میں خاصی نمود یکھی گئی (جدول 6.9)۔ یہ نمو حکومتی شعبے کے پریمیز میں اضافے کی عکاس ہے۔

#### 6.6.5 غیر حیاتی نیسے کی نفع آوری

2009ء میں غیر حیاتی نیسے کی ذمہ نویسی میں کوئی خاص تبدیلی نہیں دیکھی گئی۔ تاہم سرمایہ کاری آمدنی جس کا ایکویٹی منڈی کی سست کارکردگی کی بنا پر 2008ء کے 4.7 ارب روپے کے نقصان میں حصہ تھا 2009ء میں 4.8 ارب روپے کے منافع کا سبب بنی جیسا کہ شکل 6.9 میں دکھایا گیا ہے۔ اسی طرح شعبہ بیمہ کی مجموعی نفع آوری بہتر ہوئی۔ 2008ء میں 4.1 ارب روپے کا نقصان ہوا تھا جبکہ 2009ء میں 5.9 ارب روپے کا منافع ہوا۔ 2009ء میں منافع میں نمایاں اضافے کی وجوہات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری آمدنی کے ساتھ بازار سرمایہ کے وثیقہ جات میں سرمایہ کاریوں کی کم امپیرمنٹ شامل ہیں۔



#### 6.6.6 غیر حیاتی نیسے کی مالی صحت

غیر حیاتی نیسے کا شعبہ موت کے سوا دیگر واقعات سے ہونے والے نقصانات سے تحفظ دینے کے حوالے سے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ حیاتی نیسے کی طرح غیر حیاتی نیسے کے شعبے کی کارکردگی 2008ء کے مقابلے میں 2009ء میں معقول تھی۔ مجموعی پریمیز میں اضافے کے لحاظ سے غیر حیاتی نیسے کا کاروبار بڑھنے سے سرمائے کی اساس 7.9 فیصد بڑھ گئی۔ اس طرح غیر حیاتی شعبے میں بحالی آئی۔ 2008ء میں اسے 4 ارب روپے کا نقصان ہوا تھا جبکہ 2009ء میں 5.9 ارب روپے کا منافع ہوا۔ زیادہ تر بحالی سرمایہ کاری پر بہتر منافع اور مجموعی پریمیز میں بہتری آنے سے ہوئی (جدول 6.10)۔ نفع آوری اور اساس سرمایہ میں اضافے سے مجموعی غیر حیاتی مالی صحت کے اظہار 2009ء میں بہتر ہو گئے (جدول 6.10)۔ کمپنیوں کی ایکویٹی اساس میں 2009ء کے دوران 8.8 فیصد بہتری آئی۔ اسی طرح دعووں کا تناسب بھی کچھ بہتر ہو کر 58.2 فیصد ہو گیا۔ تاہم اخراجات کا تناسب 19.2 سے بگڑ کر 21.4 فیصد ہو گیا۔ اس کی وجہ پریمیز اکٹھا کرنے کی اضافی لاگت تھی جس سے دعووں کا تناسب بھی بڑھ گیا۔ تاہم ایکویٹی منڈی کی بحالی کے ساتھ سرمایہ کاری آمدنی اور خالص پریمیز کا تناسب بھی 2009ء میں بہتر ہو کر 19.7 فیصد ہو گیا جبکہ 2008ء میں سرمایہ کاری منافع پر نقصانات کا سامنا ہوا تھا۔ اسی طرح غیر حیاتی کمپنیوں کا اثاثوں پر منافع، بھی خاصا بہتر ہو کر 4.9 فیصد ہو گیا۔

جدول 6.10: غیر حیاتی نیسے کی مالی صحت کے اظہار					
فیصد					
زمرہ	اظہار	2006ء	2007ء	2008ء	2009ء
کفایت سرمایہ	سرمایہ / کل اثاثے	11.0	7.8	10.3	10.3
	اداشدہ سرمایہ / مجموعی ایکویٹی	32.0	14.1	18.0	19.5
	ایکویٹی کی شرح نمو	59.3	72.2	-9.8	8.8
	اثاثوں کی شرح نمو	34.8	67.1	-5.9	7.9
عملی تناسب	ذمہ نویسی اخراجات / مجموعی پریمیز	15.6	14.3	15.7	15.4
	دعوے کا تناسب	57.1	64.4	60.1	58.2
	اخراجات کا تناسب	8.0	18.9	19.2	21.4
	مشتکہ تناسب	65.1	83.3	79.3	79.6
آمدنی اور نفع آوری	سرمایہ کاری آمدنی / خالص پریمیز	71.0	158.7	-18.2	19.7
	منافع کی شرح نمو	154.8	229.6	-107.3	246.6
	اثاثوں پر منافع	20.6	46.3	-3.6	4.9
نویسہ دارانہ کچھ بحریل	خطرے اور گرفت کا تناسب	50.0	60.4	62.9	58.2

ماخذ: ایس ای سی پی

بیشتر دیگر ترقی پذیر ممالک کی طرح پاکستان کی بیمہ صنعت بھی اپنے جی ڈی پی کے مقابلے میں چھوٹی ہے اور بیمہ کثافت فقط 6.5 امریکی ڈالر فی کس ہے۔ ملک میں کساد بازاری اور صارفین کی کم قوت خرید کے باوجود اگر بیمہ کمپنیاں 'برنس ٹوکنز یومرز' کا طریقہ اپنائیں اور چھوٹی چھوٹی مصنوعات تیار کی جائیں جو خوردہ منڈی کی طلب پوری کریں تو ملک میں بیمہ کثافت اور نفوذ بہت بڑھ سکتا ہے جس سے معیشت کو تحریک ملے گی۔ بیمہ صنعت کو درپیش سب سے بڑا چیلنج معاشی ست رفتاری ہے۔ بیمہ صنعت کی نمو اور ترقی ان عوامل پر براہ راست منحصر ہے۔ یہ شعبہ دباؤ میں ہے جس کی ایک وجہ اخراجات کے بڑھتے ہوئے تناسبات ہیں، اور تقسیم کے ایجنسی ماڈل<sup>15</sup> پر توجہ مرکوز کر رہا ہے جو بیمہ فروخت کرنے کا مہنگا طریقہ ہے۔

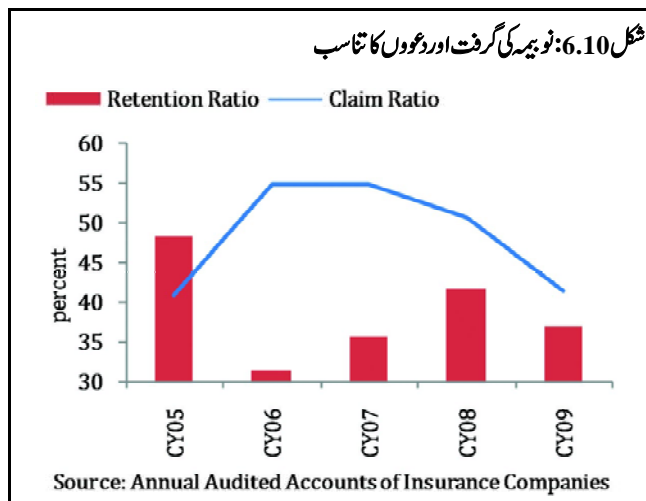
پاکستان کی آبادی بہت زیادہ ہے اور نیسے کے کاروبار کو انفرادی خطوط پر چلایا جائے تو نمونہ کی بہت گنجائش ہے۔ چونکہ ملکی صنعت بیمہ صرف کمرشل خطوط پر کاروبار چلا رہی ہے اس لیے یہ امکانات ابھی تک استعمال نہیں ہوئے۔ نسبتاً ترقی یافتہ منڈیوں کے برخلاف صرف 'برنس ٹوکنز' کا طریقہ رائج ہے جو مہنگا ہو گیا ہے اور اس کی وجہ سے منافع اور ذخائر کم ہونے لگے ہیں۔ اس شعبے کو اپنا دائرہ کار بڑھانے کے لیے اپنا انداز کار اور برنس ماڈل تبدیل کرنا چاہیے۔

## 6.7 نو بیمہ کے شعبے کی کارکردگی کا جائزہ

نو بیمہ کا شعبہ بیمہ کمپنیوں کو کوریج فراہم کرتا ہے اور بڑے خطرات کو کوریج کرنے کے لیے عام طور پر ضروری ہوتا ہے۔ پاکستان میں ایک سرکاری نو بیمہ کمپنی (پاکستان ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ، پی آر سی ایل) ہے جو غیر حیاتی بیمہ نو کی کوریج کرتی ہے۔ 2005ء تک پاکستان میں قائم غیر حیاتی بیمہ کمپنیوں کے لیے لازمی تھا کہ نو بیمہ کاروبار کا ایک خاص حصہ پی آر سی ایل کے حوالے کریں۔ اب تک نو بیمہ کنندگان کے لیے ضروری ہے کہ اپنے معاہدوں میں کم از کم 35 فیصد حصہ پی آر سی ایل کو پیش کریں۔

جدول 6.11: پاکستان میں نو بیمہ کاروبار								
ملین روپے								
2009ء	2008ء	2007ء	2006ء	2005ء	2004ء	2003ء	2002ء	
3000	3,000	540	450	450	450	450	450	اداشدہ سرمایہ
3,504	4,266	5,827	2,280	1,789	1,306	981	796	محفوظ اور رکھی ہوئی آمدنی
5,481	5,459	6,412	3,588	2,873	2,719	1,886	1,905	سرمایہ کاریاں
5,839	4,555	4,731	4,499	4,160	5,241	4,697	3,500	مجموعی پریمیم
2,170	1,896	1,695	1,415	2,005	2,289	1,447	1,588	خالص پریمیم
904	962	931	777	823	1,329	1,011	848	خالص دعوے
231	250	158	146	171	134	140	108	انتظامی اخراجات
269	886	3,727	672	594	325	333	297	خالص منافع بعد از ٹیکس
12,372	12,528	10,447	6,464	5,634	6,613	6,232	4,192	کل اثاثے

ماخذ: پاکستانی ری انشورنس کمپنی لمیٹڈ کے سالانہ آڈٹ شدہ کھاتے



2009ء میں مجموعی پریمیمز کی نمایاں نمو 28 فیصد ہونے کے باوجود پی آر سی ایل کی نفع آوری 69 فیصد گھٹ گئی جس کا سبب بیمہ نو کے بڑھتے ہوئے اخراجات ہیں۔ مجموعی اثاثوں میں 1.2 فیصد کی معمولی کمی ہوئی جیسا کہ جدول 6.11 میں دکھایا گیا ہے۔

شکل 6.10 میں نو بیمہ کی گرفت اور دعووں کے تناسب کے رجحانات دکھائے گئے ہیں۔ گرفت کے تناسب میں 2005ء سے نمایاں کمی دیکھی گئی تاہم دعووں کے تناسب میں 2007ء سے مسلسل کمی کا رجحان نظر آتا ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ (پی آر سی ایل کے) بڑے خطرات کا تناسب (42 فیصد) غیر حیاتی بیمہ منڈی کے دعووں کے تناسب 57 فیصد سے کم ہے۔

<sup>15</sup> بیمہ مصنوعات کی تقسیم فروخت کے ایجنسی ماڈل کا مطلب ہے ایجنٹوں کے ذریعے ملکہ بیمہ داروں کو بیع کی فروخت۔

## 6.8 حاصل

پاکستان کا شعبہ بیمہ بلاشبہ بڑے امکانات کا حامل ہے جو ابھی تک استعمال نہیں ہوئے ہیں۔ اپنے نسبتاً چھوٹے حجم اور کم نفوذ کے باوجود یہ شعبہ معیشت کو ضروری مدد فراہم کرنے کے لیے مؤثر طور پر استعمال ہو سکتا ہے۔ آرٹ ٹیکنالوجی اور تقسیم کی مختلف راہیں استعمال کر کے اس شعبے کا دائرہ اور نفوذ بڑھایا جاسکتا ہے۔

ایس ایل آئی سی اور این آئی سی ایل دونوں کی بالترتیب حیاتی اور غیر حیاتی نیچے کے کاروبار پر عملاً اجارہ داری ہے تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ حیاتی و غیر حیاتی نیچے میں ارتکاز کی سطح گر رہی ہے۔ کاروبار کا یہ ارتکاز اس شعبے کی صف اول کی پانچ اور دس غیر حیاتی کمپنیوں میں واضح طور پر نظر آتا ہے جبکہ 2009ء کے آخر میں کمپنیوں کی کل تعداد 34 تھی۔ یہ بات واضح ہے کہ غیر حیاتی شعبے میں چھوٹے چھوٹے متعدد ادارے ہیں جس سے منڈی کی قطعہ واریت کا اظہار ہوتا ہے۔ شعبے کی مجموعی مالی صورت حال میں بہتری کے لیے انضمام و تحویل کے ذریعے اسے مستحکم بنانا مفید ہوگا۔

مالی شعبے میں اصلاحات کے نفاذ کی رفتار کم رہی ہے اور بظاہر سمت کا فقدان ذمہ داریوں میں کمی سے منسوب کیا جاسکتا ہے کیونکہ وزارت تجارت اور ایس ای سی پی کا مشترکہ ضوابطی کردار ہے۔ یہ مالی شعبے کا واحد جز ہے جس کے تینوں دائروں میں حکومت کی ملکیت کا غلبہ ہے یعنی حیاتی (ایس ایل آئی سی)، غیر حیاتی (این آئی سی ایل) اور نو بیمہ (پی آر سی ایل)۔

اگرچہ حکومت کی موجودگی ملک میں نیچے کے شعبے کی ترقی کے لیے ضروری تھی تاہم اسے بتدریج ختم کرنا چاہیے تاکہ منڈی کی قوتیں اپنا کام کر سکیں۔ نجی شعبے کی کمپنیوں کا دائرہ بڑھ سکے اور لوگوں میں نیچے کے متعلق نہ صرف خطرے سے تحفظ کے حوالے سے بلکہ منافع بخش پخت ہونے کے حوالے سے بھی آگاہی بڑھ سکے۔

#### حوالہ جات

بیک ٹی اور ویب، آئی (2002ء)، "Determinants of Life insurance Consumption across Countries" عالمی بینک اور انٹرنیشنل انشورنس فاؤنڈیشن۔

روتھ چائلڈ، ایم اور اسٹیکلٹر، جے ای (1997ء)، "Competition and Insurance Twenty years later" خطرے اور بیمے کے نظریے پر جنیوا مقالہ جات، 79-73:22۔

رول، ڈی "Risk transfer between Banks, Insurance Companies and Capital Markets: An overview"، ایف ایس آر دسمبر 2001ء، بینک آف انگلینڈ۔